ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
سورۂ انفال آیت ۱۳
گستاخِ رسول
کی
شرعی سزا
فتویٰ
اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں قادری فاضل بریلوی
تنظیم نوجوانانِ اہلسنت

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
سورۃ انفال آیت ۱۳
گستاخِ رسول
کی
شرعی سزا
فتویٰ
اعلیحضرت امام احمد رضا خاں قادری فاضل بریلوی
تنظیم نوجوانانِ اہلسنّت

سلسلۂ اشاعت نمبر (۲)

بیاد امام الائمہ، سراج الامہ، کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و اعلیحضرت، امام اہلسنت، مولانا الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

نام کتاب	----------------	گستاخ رسول کی شرعی سزا
فتویٰ	----------------	اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی
ترتیب	----------------	حافظ محمد شاہد اقبال
ناشر	----------------	تنظیم نوجوانان اہلسنت
سن طباعت	----------------	ربیع الاول ۱۴۱۵ھ، ستمبر ۱۹۹۴
تعداد	----------------	ایک ہزار (۱۰۰۰)
ھدیہ	----------------	دعائے خیر بحق معاونین تنظیم

نوٹ۔ بیرون جات کے حضرات ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

تنظیم نوجوانان اہلسنت

جامع مسجد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بازار حکیماں، بھاٹی گیٹ، لاہور

پاکستان۔

کا مشتعل ہونا قدرتی امر تھا۔ حال ہی میں پاکستان کے مسلمانوں میں اشتعال و اضطراب کی جو لہر اٹھی تھی، اس نے نہ صرف پاکستان بھر کے مسلمانوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے، بلکہ سارے عالم اسلام پر بھی اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ آج ہم اس موضوع پر زیر نظر کتابچہ شائع کر رہے ہیں جس میں "اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی" کی قیمتی تحقیقات پیش کی جا رہی ہیں۔

انگریزی اقتدار کے زیر سایہ بھی کئی بدباطن لوگ گستاخی رسول کا ارتکاب کرتے تھے اور مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرتے رہے ہیں۔ بعض اپنی بدباطنی کا اظہار کھلے بندوں نہ کرتے تھے مگر کسی نہ کسی طریقے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر حرف گیری کرتے تھے۔ ایسا ہی ایک واقعہ ۱۳۳۵ھ کو جونپور (بھارت) میں ہوا۔ سکولوں کے طلباء کو انگریزی کا ایک پرچہ حل کرنے کا حکم دیا گیا جس میں ایسی عبارت ترتیب دی گئی تھی جس کا انگریزی سے عربی ترجمہ کرانا مقصود تھا اور اس انگریزی عبارت میں توہین رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اقرار تھا۔ مسلمانان جونپور (بھارت) نے ممتحنین کی اس بری حرکت کا سخت نوٹس لیا اور وہاں کے مولانا عبدالاول مرحوم نے ۶ رمضان ۱۳۳۵ھ کو اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت فقیہ اعظم فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک استفسار بھیجا اور گستاخان رسول کی اس چال پر فتوٰی طلب کیا جس میں اہانت رسول موجود تھی۔

مولانا عبدالاول نے بتایا کہ ایک مسلمان ممتحن کی نگرانی میں دو مسلمان استادوں نے انگریزی سے عربی میں ترجمہ کرنے کے لیے ایک پرچہ مرتب کیا جس میں سب سے بڑے سوال کے نصف نمبر رکھے گئے تھے، اس سوال میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ میں گستاخی اور توہین کے الفاظ نقل کیے گئے۔ (نقل کفر کفر نہ باشد) مولانا عبدالاول مرحوم نے اس امتحانی پرچے کی عبارت کے درج ذیل الفاظ بھی نقل کیے۔

"ابن عبداللہ نے اس قبیلہ میں تربیت پائی تھی جو عرب کی اصلی زبان بولنے کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گستاخ رسول کے خلاف
اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا ایک فتویٰ

ترتیب:- حافظ محمد شاہد اقبال، دار العلوم نعمانیہ لاہور۔

حضور سید عالم، فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف بدزبانی یا توہین آمیز کلمات کا اظہار اتنا بڑا کفر ہے کہ اس کا مرتکب سزائے قتل کا حقدار ہے۔ امت مسلمہ اس مسئلہ پر بلا کسی اختلاف و تاویل کے متفق ہے۔ عہد خلافت راشدہ میں گستاخان رسول کے سر قلم کیے گئے اور اُمت مُسلمہ کے اقتدار و تسلط کے تمام ادوار میں اس پر عمل ہوتا رہا اور گستاخ رسول کو کبھی کسی رعایت کا مستحق نہیں گردانا گیا۔ برصغیر میں انگریز کے اقتدار میں اہانت رسول کو انسانی آزادی و حقوق کے نام پر قتل کی سزا سے آزاد کر دیا گیا۔ اگرچہ ایسے بد باطن لوگوں کو انگریزی عدالتوں میں بعض اوقات سزائیں ہوتی تھیں مگر عام طور پر انگریزی عدالتوں کے طریق کار میں تاویلوں اور وکیلوں کی بحث و تمحیص سے گستاخان رسول سزاؤں سے بچ جاتے۔ بایں ہمہ کئی عاشقان رسول نے اپنے طور پر ایسے گستاخان رسول کو آگے بڑھ کر واصل جہنم کر دیا اور ہماری تاریخ ایسے بے شمار واقعات سے بھری ہوتی ہے۔ جہاں گستاخان رسول کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔

پاکستان میں گستاخ رسول کی سزا قتل ہے۔ مگر آج بعض "راہنمایان قوم" جو مقام مصطفیٰ سے ناآشنا ہیں۔ گستاخان رسول کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہوتے اس قانون میں ترمیم و تخفیف کے لیے بیان بازی کر رہے ہیں حتیٰ کہ پاکستان میں بعض ذمہ دار افراد اور گستاخان رسول کی حمایت و رعایت کے لیے خصوصاً عیسائی دنیا کے بد باطن گستاخان رسول سے "انسانی حقوق" کے نام پر ایسے بیانات دے رہے ہیں جن سے مسلمانوں کے جذبات

لحاظ سے شریف ترین تھا اور اس کی فصاحت کی سنجیدگی باموقع سکوت پر عمل کرنے سے تصحیح اور ترقی ہوتی رہی باوجود اس فصاحت کے محمد ایک ناخواندہ وحشی تھا۔ بچپن میں اسے نوشت و خواند کی تعلیم نہیں دی گئی تھی۔ عام جہالت نے اسے شرم و ملامت سے مبرا کر دیا تھا مگر اس کی زندگی ایک ہستی کے تنگ دائرہ میں محدود تھی اور وہ اس آئینہ سے (جس کے ذریعہ سے ہمارے دلوں پر عقل مندوں اور نامور بہادروں کے خیالات کا عکس پڑتا تھا) محروم رہا۔ تاہم اس کی نظروں کے سامنے ان کتابوں کے اوراق کھلے ہوتے تھے جس میں قدرت اور انسان کا مشاہدہ کرتا کچھ تمدنی اور فلسفی توہمات جو اسے عرب کے مسافر پر محمول کیے جاتے ہیں پیدا ہو گئے تھے۔"

امتحانی پرچے کی یہ عبارت لکھنے کے بعد "مسلمانان جونپور اور مولانا عبد الاول " نے دریافت کیا کہ آیا پرچہ مرتب کرنے والے، اس پر نظر ثانی کرنے والے، اس کا دیدہ دانستہ ترجمہ کرنے یا اسے نقل کرنے والے اور ان ناشائستہ الفاظ کا تکرار کرنے والے نام کے مسلمان اسلام میں کس سزا کے مستحق ہیں؟ اور انکا اسلامی معاشرہ میں کیا مقام ہے؟

جونپور کے مقامی علماء کرام نے اس مسئلہ پر اپنی رائے کا اظہار کیا اور شاتم رسول کی اس گستاخانہ حرکت پر قتل کا فتویٰ دیا مگر مسلمانان جونپور مطمئن نہ ہوتے چنانچہ یہ استفسار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی خدمت میں پیش کیا گیا تاکہ آپ گستاخان رسول کی شرعی سزا کو دلائل کی روشنی میں واضح کریں کہ شرع شریف کا ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جس کا آپ نے ان الفاظ میں جواب عنایت فرمایا۔

اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ فقیہ اعظم مولانا الشاہ احمد رضا خان کا فتویٰ

فتاوی رضویہ جلد ششم صفحہ ۳۷ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی

الجواب

رَبِّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِنِ، وَ اَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ O وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ O اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا O اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ O

ان نام کے مسلمان کہلانے والوں میں جس شخص نے وہ ملعون پرچہ مرتب کیا، وہ کافر مرتد ہے۔ جس جس نے اس پر نظر ثانی کر کے برقرار رکھا وہ کافر مرتد، جس جس کی نگرانی میں تیار ہوا وہ کافر مرتد، طلبہ میں جو کلمہ گو تھے اور انہوں نے اس ملعون عبارت کا ترجمہ کیا، اپنے نبی کی توہین پر راضی ہوتے، یا اسے ہلکا جانا، یا اسے اپنے نمبر گھٹنے، یا پاس نہ ہونے سے آسان سمجھا، وہ سب بھی کافر مرتد، بالغ ہوں، خواہ نابالغ۔

ان چاروں فریق میں سے ہر شخص سے مسلمانوں کو سلام کلام حرام، میل جول حرام، نشست برخاست حرام، بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت حرام، اسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، اس پر نماز پڑھنا حرام، اس کا جنازہ اٹھانا حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اسے ثواب پہنچانا حرام، بلکہ خود کفر و قاطع اسلام، جب ان میں کوئی مرجائے اسکے اعزہ واقربا مسلمین اگر حکم شرع مانیں تو اس کی لاش دفع عفونت کے لیے مردار کتے کی طرح بھنگی چماروں سے ٹھیلے میں اٹھوا کر کسی تنگ گڑھے میں ڈلوا کر، اوپر سے آگ پتھر جو چاہیں پھینک پھینک کر

پاٹ بھر دیں کہ اس کی بدبو سے ایذا نہ ہو۔ یہ احکام ان سب کے لیے عام ہیں اور جو ان میں نکاح کیے ہوتے ہیں ان سب کی جوروئیں (بیویاں) ان کے نکاحوں سے نکل گئیں، اب اگر قربت ہوگی حرام! حرام! حرام!، اور زنائے خالص ہوگی، اور اس سے جو اولاد ہوگی ولد الزنا ہوگی، عورتوں کو شرعاً اختیار ہے کہ عدت گذر جانے پر جس سے چاہیں نکاح کر لیں، ان میں جسے ہدایت ہو اور توبہ کر لے اور اپنے کفر کا اقرار کرتا ہوا پھر مسلمان ہو، اس وقت یہ احکام جو اس کی موت سے متعلق تھے، منتہی ہونگے اور وہ ممانعت جو اس سے میل جول کی تھی جب بھی باقی رہے گی، یہاں تک کہ اس کے حال سے صدق ندامت و خلوص، توبہ و صحت اسلام، ظاہر و روشن ہوں۔ مگر عورتیں اس سے بھی نکاح میں واپس نہیں آ سکتیں، انہیں اب بھی اختیار ہو گا کہ چاہیں تو دوسرے سے نکاح کر لیں، یا کسی سے نہ کریں۔ ان پر کوئی جبر نہیں پہنچتا،

ہاں! انکی مرضی ہو تو بعد اسلام ان سے بھی نکاح کر سکیں گی۔

شفاء شریف صفحہ ۳۲۱

اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ أَنَّ شَاتِمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَنَقِّصَ لَهٗ كَافِرٌ وَالْوَعِيْدُ جَارٍ عَلَيْهِ بِعَذَابِ اللهِ تَعَالٰى وَمَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ"

"یعنی اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہو گیا۔"

نسیم الریاض جلد چہارم صفحہ ۳۸۱ میں امام ابن حجر مکی سے ہے۔

"مَا صَرَّحَ بِهٖ مِنْ كُفْرِ السَّابِّ وَالشَّاكِّ فِيْ كُفْرِهٖ هُوَ مَا عَلَيْهِ اَئِمَّتُنَا وَغَيْرُهُمْ"

"یعنی جو یہ ارشاد فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر، یہی مذہب ہمارے آئمہ وغیرہم کا ہے"

و جنیز امام کردری جلد ۳ صفحہ ۳۲۱ پر ہے۔

لَوِارْتَدَّ وَ العِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى تَحْرُمُ اِمْرَأَتُہٗ وَ يُجَدِّدُ النِّكَاحَ بَعْدَ اِسْلَامِہٖ وَ الْمَوْلُوْدُ بَيْنَهُمَا قَبْلَ تَجْدِيْدِ النِّكَاحِ بِالْوَطْيِ بَعْدَ التَّكَلُّمِ بِكَلِمَةِ الْكُفْرِ وَلَدُ زِنَاثُمَّ اِنْ اَتٰى بِكَلِمَةِ الشَّهَادَةِ عَلَى الْعَادَةِ لَا يُجْدِيْهِ مَالَمْ يَرْجِعْ عَمَّا قَالَہٗ لِاَنَّ بِاِتْيَانِهِمَا عَلَى الْعَادَةِ لَا يَرْتَفِعُ الْكُفْرُ اِذَا سَبَّ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ وَاحِدًا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ فَلَاتَوْبَۃَ لَہٗ وَ اِذَا شَتَمَہٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ سَكْرَانُ يُعْفٰى، وَاَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ شَاتِمَہٗ كَافِرٌ وَمَنْ شَكَّ فِي عَذَابِہٖ وَ كُفْرِہٖ كَفَرَ،

اھ ملتقطا کا کثر الاواتی للاختصار

"یعنی جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے اس کی عورت حرام ہو جاتی ہے، پھر اسلام لائے تو اس سے جدید نکاح کیا جائے، اس سے پہلے کلمۂ کفر کے بعد کی صحبت سے جو بچہ ہو گا، حرامی ہو گا۔ اور یہ شخص عادت کے طور پر کلمۂ شہادت پڑھتا رہے، کچھ فائدہ نہ دیگا جب اپنے اس کفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے اس کا کفر نہیں جاتا، اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے، دنیا میں بعد توبہ بھی اسے سزا دی جائے گی۔ یہاں تک کہ اگر نشہ کی بے ہوشی میں کلمۂ گستاخی بکا، جب بھی معافی نہ دینگے، اور تمام علمائے امت کا اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو اس کفر کے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔"

فتح القدیر امام محقق علی لاطلاق جلد چہارم صفحہ ۴۰۷ میں ہے۔

كُلُّ مَنْ اَبْغَضَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَلْبِهٖ كَانَ مُرْتَدًّا فَالسَّابُّ بِطَرِيْقٍ اَوْلٰى وَاِنْ سَبَّ سَكْرَانَ لَا يُعْفٰى عَنْهُ

یعنی جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا کینہ ہے وہ مرتد ہے، تو گستاخی کرنے والا بدرجۂ اولی کافر ہے، اور اگر نشہ بلا اکرہ پیا اور اس حالت میں کلمۂ گستاخی بکا، جب بھی معاف نہ کیا جائے گا۔"

بحرالرائق جلد پنجم صفحہ ۱۳۵ میں بعینہ کلمہ مذکور ذکر کر کے صفحہ ۱۳۶ پر فرمایا

سَبَّ وَاحِدًا مِنَ الْاَنْبِيَآءِ كَذَالِكَ فَلَا يُفِيْدُ الْاِنْكَارَ مَعَ الْبَيِّنَةِ لِاَنَّا نَجْعَلُ اِنْكَارَ الرِّدَّةِ تَوْبَةً اِنْ كَانَتْ مَقْبُوْلَةً

یعنی کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے، یہی حکم ہے کہ اسے معافی نہ دیں گے اور بعد ثبوت اس کا انکار فائدہ نہ دے گا کہ مرتد کا ارتداد سے مکرنا تو دفع سزا کے لیے ہے، توبہ تو وہاں قرار پاتا ہے جہاں توبہ سنی جائے اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں، اس سے یہاں اصلا معافی نہ دیں گے۔"

درر الحکام علامہ مولی خسرو جلد اول صفحہ ۲۹۹ پر ہے۔

اِذَا سَبَّهٗ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ وَاحِدًا مِنَ الْاَنْبِيَآءِ صَلَوَاتُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ، مُسْلِمٌ فَلَا تَوْبَةَ لَهٗ اَصْلًا وَ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ شَاتِمَهٗ كَافِرٌ وَمَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ كَفَرَ

یعنی اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے، اسے ہرگز معافی نہ دیں گے، اور تمام علمائے امت مرحومہ

کا اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے، اور جو اس کے کفر میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے۔

غنیہ ذوالاحکام صفحہ ۳۰۱ میں ہے۔

مَحلُّ قُبُولِ تَوْبَۃِ الْمُرْتَدِّ مَالَمْ تَکُنْ رِدَّتُہٗ بِسَبِّ النَّبِیِّ اَوْ بُغْضِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنْ کَانَ بِہٖ لَا تُقْبَلُ تَوْبَتُہٗ سَوَاءٌ جَاءَ تَائِباً مِّنْ نَفْسِہٖ اَوْ شُھِدَ عَلَیْہِ بِذَالِکَ بِخَلَافِ غَیْرِہٖ مِنَ الْمُکَفِّرَاتِ

"یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں، ہر طرح کے مُرتد کو بعد توبہ معافی دینے کا حکم ہے، مگر اس کافر مُرتد کے لیے اسکی اجازت نہیں،"

الاشباہ والنظائر قلمی، باب الردۃ۔

لَا تَصِحُّ رِدَّۃُ السَّکْرَانِ اِلَّا الرِّدَّۃَ بِسَبِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّہٗ لَا یُعْفٰی عَنْہُ وَکَذَا فِی الْبَزَّازِیَّۃِ وَحُکْمُ الرِّدَّۃِ بَیْنُوْنَۃُ اِمْرَأَتِہٖ مُطْلَقًا (اَیْ سَوَاءٌ رَجَعَ اَوْلَمْ یَرْجِعْ، اھ غمز العیون) وَاِذَامَاتَ عَلٰی رِدَّتِہٖ لَمْ یُدْفَنْ فِیْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا اَھْلِ مِلَّۃٍ وَاِنَّمَا یُلْقٰی فِیْ حُفْرَۃٍ کَالْکَلْبِ وَالْمُرْتَدُّ اَقْبَحُ کُفْرًا مِنَ الْکَافِرِ الْاَصْلِیِّ وَاِذَا شَھِدَ وَ اعلٰی مُسْلِمٍ بِالرِّدَّۃِ وَھُوَ مُنْکِرٌ لَا یُتَعَرَّضُ لَہٗ لَا لِتَکْذِیْبِ الشُّھُوْدِ الْعُدُوْلِ بَلْ لِاَنَّ اِنْکَارَہٗ تَوْبَۃٌ وَرُجُوْعٌ فَتَثْبُتُ الْاَحْکَامُ الَّتِیْ لِلْمُرْتَدِّ مَاتَابَ مِنْ حَبْطِ الْاَعْمَالِ وَبَیْنُوْنَۃِ الزَّوْجَۃِ وَقَوْلُہٗ لَا یُتَعَرَّضُ لَہٗ اِنَّمَا ھُوَ فِیْ مُرْتَدٍّ تُقْبَلُ تَوْبَتُہٗ فِی الدُّنْیَا لَا الرِّدَّۃُ بِسَبِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اھ، اَلْاَوْلٰی تَنْکِیْرُ النَّبِیِّ کَمَا عَبَّرَ بِہٖ فِیْمَا سَبَقَ اھ غمز العیون

یعنی نشہ کی بیہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات نکل جائے اسے بوجہ بیہوشی

کافر نہ کہیں گے، نہ سزائے کفر دیں گے مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بیہوشی سے بھی صادر ہوا تو اسے معافی نہ دیں گے، اور معاذ اللہ ارتداد کا حکم یہ ہے کہ اس کی عورت فوراً اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے۔ اگر یہ بعد کو پھر اسلام لائے جب بھی عورت نکاح میں واپس نہ جائے گی اور جب وہ اسی ارتداد پر مر جائے، والعیاذ باللہ تعالیٰ! تو اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنے کی اجازت نہیں، نہ کسی ملت والے مثلاً یہودی یا نصرانی کے گورستان میں دفن کیا جائے، وہ تو کتے کی طرح کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے، مرتد کا کفر اصلی کافر کے کفر سے بدتر ہے، اور اگر کسی مُسلمان پر گواہان عادل شہادت دیں کہ یہ فلاں قول یا فعل کے سبب مرتد ہو گیا اور وہ اس سے انکار کرتا ہو تو اس سے تعرض نہ کریں گے، نہ اس لیے کہ گواہان عادل کو جھوٹا ٹھہرایا، بلکہ اس لیے کہ اس کا مکرنا اس کفر سے توبہ و رجُوع سمجھیں گے، والہذا گواہان عادل کی گواہی اور اس کے انکار سے یہ نتیجہ پیدا ہو گا کہ وہ شخص مرتد ہو گیا تھا اور اب توبہ کر لی تو مرتد تائب کے احکام اس پر جاری کریں گے کہ اس کے تمام اعمال حبط ہو گئے اور جورو (بیوی) نکاح سے باہر، باقی سزا نہ دی جائے گی۔ مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کہ یہ وہ کفر ہے جس کی سزا سے دنیا میں بعد توبہ بھی معافی نہیں تھی اور نہ کسی نبی کی شان میں گستاخی علیھم الصلاۃ والسلام،

فتاویٰ خیریہ، علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب در مختار جلد اول صفحہ ۹۵ پر فرماتے ہیں۔

"مَنْ سَبَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّہٗ مُرْتَدٌّ وَ حُکْمُہٗ حُکْمُ الْمُرْتَدِیْنَ وَ یُفْعَلُ بِہٖ مَا یُفْعَلُ بِالْمُرْتَدِیْنَ وَ لَا تَوْبَۃَ لَہٗ اَصْلًا وَ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ اَنَّہٗ

كَافِرٌ وَمَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ، كَفَرَ، اھ ملتنقطا

جو نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان کریم میں گستاخی کرے وہ مرتد ہے، اس کا حکم وہی ہے جو مرتدوں کا ہے، اس سے وہی برتاؤ کیا جائے گا جو مرتدوں سے کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور اسے دنیا میں معافی نہ دیں گے، اور باجماع تمام علمائے امت وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے۔

مجمع الانہر، شرح ملتقی الابحر جلد اول صفحہ ۶۱۸ پر ہے۔

اِذَا سَبَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ وَاحِدًا مِنَ الْاَنْبِيَآءِ مُسْلِمٌ وَلَوْ سَكْرَانٌ فَلَا تَوْبَةَ لَهٗ، تُنْجِيْهِ كَالزِّنْدِيْقِ، وَمَنْ شَكَّ فِي عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ فَقَدْ كَفَرَ

یعنی مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اگرچہ نشہ کی حالت میں تو اس کی توبہ پر بھی دنیا میں اسے معافی نہ دیں گے۔ جیسے دہریے، بے دین کی توبہ نہ سنی جائے گی، اور جو شخص اس گستاخی کرنے والے کے کفر میں شک لائے گا، وہ بھی کافر ہو جائے گا۔

ذخیرہ العقبے، علامہ اخی یوسف صفحہ ۲۴۰ پر ہے۔

قَدْ اَجْمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلٰى اَنَّ الْاِسْتِخْفَافَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِاَيِّ نَبِيٍّ كَانَ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كُفْرٌ، سَوَاءٌ فَعَلَهٗ عَلٰى ذَالِكَ مُسْتَحِلًّا اَمْ فَعَلَهٗ مُعْتَقِدًا لِحُرْمَتِهٖ وَلَيْسَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ خِلَافٌ فِي ذٰلِكَ، وَمَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ كَفَرَ"

یعنی بے شک تمام امت مرحومہ کا اجماع ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، خواہ کسی نبی کی تنقیص شان کرنے والا کافر ہے، خواہ اسے حلال جان کر اسکا مرتکب

ہوا، یا حرام جان کر، بہرحال علماء کے نزدیک کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے، وہ بھی کافر

ایضا صفحہ ۲۴۲ پر ہے

لَا یُغْسَلُ وَ لَا یُصَلّٰی عَلَیْهِ وَ لَا یُکَفَّنُ اَمَّا اِذَا تَابَ وَ تَبَرَّاَ عَنِ الْاِرْتِدَادِ وَ دَخَلَ فِیْ دِیْنِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ مَاتَ غُسِلَ وَ کُفِنَ وَ صُلِّیَ عَلَیْهِ وَ دُفِنَ فِیْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِیْنَ

"یعنی وہ گستاخی کرنے والا جب مر جائے تو انہیں نہ غسل دیں، نہ کفن دیں، نہ اس پر نماز پڑھیں، ہاں! اگر توبہ کرے، اور اپنے اس کفر سے برات کرے اور دین اسلام میں داخل ہو، اس کے بعد مر جائے تو غسل، کفن، نماز، اور مقابر مسلمین میں دفن سب کچھ ہو گا"۔

تنویر الابصار، شیخ الاسلام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ غزی

"کُلُّ مُسْلِمٍ اِرْتَدَّ فَتَوْبَتُهٗ مَقْبُوْلَةٌ اِلَّا الْکَافِرَ بِسَبِّ النَّبِیِّ الخ

"ہر مرتد کی توبہ قبول ہے، مگر کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا ایسا کافر ہے، کہ دنیا میں سزا سے بچانے کے لیے اس کی توبہ بھی قبول نہیں"

در مختار میں ہے

اَلْکَافِرُ بِسَبِّ نَبِیٍّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ لَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ مُطْلَقًا، وَ مَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِهٖ وَ کُفْرِهٖ کَفَرَ

"یعنی کسی نبی کی توہین کرنا ایسا کفر ہے جس پر کسی طرح معافی نہ دیں گے، اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے، خود کافر ہے"

کتاب الخراج سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالی عنہ صفحہ ۱۱۲ پر ہے۔

"قَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُّسْلِمٍ سَبَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ کَذَّبَہٗ اَوْ عَابَہٗ اَوْ تَنَقَّصَہٗ فَقَدْ کَفَرَ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَ بَانَتْ زَوْجَتُہٗ"

یعنی جو شخص کلمہ گو ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہے، یا تکذیب کرے، یا کوئی عیب لگائے، یا شان گھٹائے وہ بلا شبہ کافر ہو گیا اور اس کی عورت نکاح سے نکل گئی۔

اشخاص مذکورین کے کفر و ارتداد میں اصلا شک نہیں، دوبارہ اسلام و رفع دیگر احکام، انکی توبہ اگر سچے دل سے ہو، ضرور مقبول ہے۔ ہاں! اس میں اختلاف ہے کہ سلطان اسلام انہیں بعد توبہ واسلام صرف تعزیر دے یا اب بھی سزائے موت دے۔

وہ جو بزازیہ اور اس کے بعد کی بہت کتب معتمدہ میں ہے کہ اس کی توبہ مقبول نہیں اس کے یہی معنی ہیں، اور اس کی بحث یہاں بیکار ہے۔ کہاں سلطان اسلام اور کہاں سزائے موت کے احکام، صدہا خبیث، اخبث، ملعون، انحس ہیں کہ کلمہ گو بلکہ اعلی درجہ کے مسلمان، مفتی، واعظ، مدرس، شیخ بن کر اللہ ورسول کی جناب میں منہ بھر بھر کر ملعونات بکتے، لکھتے اور چھاپتے ہیں اور ان سے کوئی تو کہنے والا نہیں، اور اگر کہے تو نہ صرف ان کے بلکہ بڑے بڑے مہذب بننے والے مسلمانوں کے نزدیک، یہ بے تہذیبی و تشدد ہو۔

فَانْظُرْ اِلٰی اٰثَارِ مَقْتِ اللّٰہِ الْغَیُوْرِ ○ کَیْفَ اِنْقَلَبَتِ الْقُلُوْبُ وَانْعَکَسَتِ الْاُمُوْرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○ وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ○ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ○

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروّت کیجئے

ذکر اُن کا چھیڑیے ہر بات میں
چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے

مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام
جانِ کافر پر قیامت کیجئے

آپ درگاہِ خدا میں ہیں وجیہہ
ہاں شفاعت بالوجاہت کیجئے

حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب
اب شفاعت بالمحبت کیجئے

اذن کب کا مل چکا اب تو حضور
ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے

ملحدوں کا شک نکل جائے حضور
جانبِ مہ پھر اشارت کیجئے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب
اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی ؟
عشق کے بدلے عداوت کیجئے

والضحیٰ حجرات الم نشرح سے پھر
مومنو اتمامِ حجت کیجئے

بیٹھتے اُٹھتے حضورِ پاک سے
التجا و استعانت کیجئے

یارسول اللہ دہائی آپ کی
گوشمالِ اہلِ بدعت کیجئے

غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے
زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے

یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہیٰ
اولیاء کو حکم نصرت کیجئے

میرے آقا حضرت اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

اَحَدَعَشَرکَوْکَبًا

۱۔ جہاد بالقلم کی تحریک میں شمولیت اختیار کیجئے۔
۲۔ مذہبی، اخلاقی اور نظریاتی لٹریچر کی اشاعت میں ہمارے ساتھ بھر پور حصہ لیجئے۔
۳۔ تنظیم کے اشاعتی پروگرام کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے مستقل ممبر بنیئے۔
۴۔ جہالت کے اندھیروں کو روشنیوں میں بدلنے کے لئے ہمارے ساتھ تعاون کیجیے۔
۵۔ عشق مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شمع کو غلامان مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سینوں میں فروزاں کرنے کے لئے معاون ومدد گار بنیئے۔
۶۔ بزرگان دین کی تعلیمات کو عام کر کے، کافروں اور بد مذہبوں کی بڑھتی ہوئی بے دینی کی یلغار کو روکنے کے لئے دست تعاون بڑھائیے
۷۔ بڑھتی ہوئی فحاشی، عریانی اور بیحیائی کو روکنے کے لئے دینی، اخلاقی اور تعمیری لٹریچر کو گھر گھر پہنچانے کے لئے ہمارا ساتھ دیجئے۔
۸۔ غریب اور نادار اہل ایمان تک اسلامی لٹریچر پہنچانے کا انتظام کیجئے۔
۹۔ ہمارے لٹریچر کو پڑھ کر تنظیم کے ممبران کی حوصلہ افزائی کیجئے۔
۱۰۔ تنظیم کے ساتھ تعاون کیجئے، دینی اسلامی، نظریاتی، اخلاقی، تعمیری لٹریچر کو عام کر کے، ڈائجسٹوں، غیر اخلاقی، حیا سوز اور جھوٹی کہانیوں سے اجتناب کیجئے۔
۱۱۔ اللہ ورسول کی اطاعت کیجئے، عشق ومحبت رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا درس دیجئے، دنیا وآخرت میں کامیابی حاصل کیجئے، اور جنت میں اپنا مقام بنالیجئے۔

تنظیم نوجوانان اہلسنت

ابوبکر صدیق
عمر فاروق
عثمان غنی
علی المرتضیٰ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
تنظیمِ نوجوانانِ اہلسنت